سوال

میں جوان ہوں اوراپنی خالہ کی بیٹی سے عقد نکاح کیا ہے لیکن میں اس کو پسند نہیں کرتا بلکہ اس کی بہن کو چاہتا ہوں لیکن مجھے اس سے شادی پر مجبور کیا گیا ہے کیونکہ اس کا بھائی میری بہن سے اس وقت تک شادی نہیں کریگا جب تک میں اس لڑکی سے شادی نہ کروں جسے میں نہیں چاہتا، اور لڑکی کو بھی اس کا علم ہے کہ میں اسے نہیں چاہتا، لیکن اس کے گھر والے مصر ہیں کہ اس کی شادی میرے ساتھ ہو، برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں ؟

جواب

الحمد للہ

اللہ سبحانہ وتعالی نے انسان کو عقل کی نعمت سے نواز کر اسے عزت وتکریم سے نوازا ہے، اوراسے ایک آزادارادہ ہبہ کیا ہے تاکہ وہ اس کے ساتھ وہ کچھ اختیار کرے جو اس پر اس کا دین اور عقل اوراخلاق جیسی نعمتوں کی املاء کرائے، اوراس سے شیطان اورخواہشات جیسی قبیح اشیاء دور کرے، اس لیے جسے اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ عزت والی اشیاء ہبہ کی ہوں اسے اس میں کسی بھی قسم کی کوتاہی نہیں کرنی چاہیے کہ وہ اپنے اردگرد حرام اشیاء اوراللہ کوناراض کرنے والی رغبات کو دیکھ کران کے پیچھے چلنا شروع ہوجائے

میرے عزیز بھائی :

سنت نبویہ میں اس شادی کی ممانعت آئی ہے جو آپ کے درمیان پا چکی ہے اورجسے نکاح شغار یعنی وٹہ سٹہ کے نکاح کا نام دیا جاتا ہے

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار یعنی وٹہ سٹہ کے نکاح سے منع فرمایا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5112) صحیح مسلم حدیث نمبر (1415).

اور "المدونۃ" میں درج ہے :

" یہ بتائیں کہ اگر کسی نے کہا : اپنی بیٹی کی میرے ساتھ ایک سو دینار میں شادی کردو، اس شرط پر کہ میں اپنی بیٹی کی تیرے ساتھ سو دینار میں شادی کردونگا ؟

تو امام مالک رحمہ اللہ نے اس کو ناپسند اور مکروہ جانا، اوراسے نکاح شغار یعنی وٹہ سٹہ کا ایک طریقہ خیال کیا " انتہی

دیکھیں : المدونۃ (98/2).

اوراس کی دلیل ابوداود وغیرہ کی درج ذیل حدیث بھی ہے جو عبد الرحمن بن ھرمز سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عباس بن عبد اللہ بن عباس سے عبد الرحمن بن حکم نے اپنی بیٹی کی شادی کی، اورانہوں نے عبد الرحمن بن حکم سے اپنی بیٹی کی شادی کردی، اوردونوں نے مہر بھی رکھا، تو معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالی عنہما نے مروان بن حکم کو خط لکھا جس میں انہوں نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی اورجدائی کا حکم دیا، اوراپنے خط میں لکھا :

یہ وہ شغار یعنی وٹہ سٹہ ہے جس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا"

سنن ابو داود حدیث نمبر (2075).

اور بعض اہل علم نے نکاح شغار کو فاسد نکاح شمار کیا ہے اس کا جاری رکھنا جائز نہیں

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

"جب کوئی شخص اپنی ولایت میں کسی عورت کی شادی کسی دوسرے شخص سے اس بنا پر کرے کہ وہ اپنی ولایت میں موجود عورت کا نکاح اس شخص سے کریگا تو یہ نکاح شغار یعنی وٹہ سٹہ کا نکاح ہے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور اسے بعض لوگ نکاح بدل کا نام بھی دیتے ہیں، اور یہ نکاح فاسد ہے، چاہے اس میں مہر مقرر ہو یا نہ مقرر کیا جائے، اور چاہے اس میں رضامندی حاصل ہو یا نہ حاصل ہو

لیکن اگر اس شخص نے دوسرے شخص کی ولایت میں موجود عورت کو نکاح کا پیغام دیا اور اس دوسرے شخص نے پہلے کی ولایت میں موجود عورت کو نکاح کا پیغام بغیر کسی شرط کے دیا اور دونوں عورتوں کی رضامندی اور نکاح کی باقی شروط اور ارکان کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اس میں کوئی اختلاف نہیں، اور اس وقت یہ نکاح شغار نہیں ہو گا" انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (427/18).

مزید آپ سوال نمبر (11515) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

اس سے یہ واضح ہوا کہ آپ نے ایک عظیم شرعی ممنوعہ کام کا ارتکاب کیا ہے، چہ جائیکہ یہ معاشرتی اور نفسیاتی طور پر بھی عظیم اور بڑا ممنوعہ کام ہے

اور یہ اس لیے کہ شادی کی ابتدا تو رضامندی اور اختیار کے ساتھ ہونی چاہیے، اور شریعت اسلامیہ نے ہر شادی میں رضامندی کو مد نظر رکھا ہے اور اس کی حرص کی ہے حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"کنواری لڑکی کی شادی اس کی اجازت کے بغیر نہ کی جائے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5136) صحیح مسلم حدیث نمبر (1419).

جب شادی رضامندی اور راحت کے ساتھ نہ ہو تو عام طور پر غالبا اس شادی کا انجام ناکامی ہی ہوتا ہے، تو پھر اگر خاوند اپنی بیوی کو ناپسند کرتا ہو جیسا کہ سائل کی حالت ہے تو انجام کیا ہو گا ؟

اور اس سے بھی زیادہ خطرناک تو یہ ہے کہ آپ اپنے ہونے والی بیوی سے تعلقت رکھتے اور اس سے محبت کرتے ہیں، آپ کا اس لڑکی کو ناپسند کرنا جس سے آپ کا عقد نکاح ہونے والا ہے اور اس کی بہن سے تعلق اور محبت رکھنے کا معنی یہ ہے کہ آپ کا نفس آپ کو حرام کی طرف جھانکنے کی دعوت دے گا اور شیطان کو اس سلسلہ میں فرصت ملے گی اور وہ آپ کے سامنے معصیت و نافرمانی کو مزین کر کے پیش کرے گا اور اس طرح آپ اس گناہ میں پڑینگے جس کا سوچنا بھی مشکل ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کو شادی کی سعادت اور اپنی بیوی کے ساتھ انس و محبت کے ساتھ رہنے سے بھی محروم کر دیگا

اور اس کا سبب اللہ سبحانہ و تعالی کی شریعت کی مخالفت اور نکاح شغار یعنی وٹہ سٹہ کا نکاح ہے !

اس لیے آپ کو یہی نصیحت ہے کہ آپ اس شادی کی تکمیل سے اجتناب کریں، اور آپ کسی بھی بناوٹی عذر کو قبول مت کریں، بلکہ آپ اپنے بہنوئی پر واضح کر دیں کہ دونوں عقدوں کی اکھٹی شرط رکھنا حرام ہے، اور اس طرح دونوں عقد نکاح ہی فاسد ہو جائینگے، اسے اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی رکھنا چاہیے لیکن اسی وقت اس کو یہ بھی چاہیے کہ وہ نکاح دوبارہ کرے،

کیونکہ وٹہ سٹہ کی بنا پر نکاح فاسد تھا

اوراگروہ ایسا کرنے سے انکار کردے اوراسے چھوڑنے پراصرار کرتا ہے تواللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اوراگرمیاں اور بیوی جداہوجائیں تواللہ تعالی اپنی وسعت سے ہر ایک کوبے نیاز کردیگا، اللہ تعالی بڑی وسعت والا حکمت والا ہے النساء (130).

میرے سائل بھائی : میں آپ کواللہ کی یاددلاتا ہوں کہ آپ جس لڑکی کوچاہتے ہیں اس سے رابطہ کی کوشش کرکے اللہ تعالی کی حرمت اورحدود کوپامال کرنے کی کوشش مت کریں اگراچھے طریقہ سے اس لڑکی کے ساتھ آپ کی شادی میسر نہیں ہوسکتی توآپ اس سے مکمل طورپر تعلق ختم کردیں

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کوہدایت وتوفیق سے نوازے

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

82741